خیابان طلبہ

عالم برزخ پر ایک نظر

(از مولوی سید نظیر الحسن صاحب سہسوانی متعلم جماعت سابعہ دار الحدیث رحمانیہ)

یہ زمانہ مسلمانوں کے لئے گوناگوں مصائب وآلام کا ہے کیونکہ اب سے پیشتر اسلام پر حملہ کرنیوالی غیر مسلم اقوام تھیں۔ مگر آج کل اصول اسلام پر اعتراض کرنیوالے خود مسلمان ہیں یعنی اپنے کو مسلمان کہتے ہیں۔ اگر نظر غائر سے دیکھا جائے تو ان کا اپنے کو مسلمان کہنا اسلام کی توہین کرنا ہے۔ وہ لوگ قرآن پاک کی اس آیت کے مصداق ہیں۔ جس میں فرمایا گیا يُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضٍ وَّيَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ۔ جو آیت ان کی منشا کے مطابق ہوتی ہے اس پر آمنا وصدقنا کہتے ہیں۔ اور جو خلاف منشا ہوتی ہے۔ اس کا انکار کرتے ہیں میری مراد اس سے فرقہ اہل قرآن اور وہ خود ساختہ جدید محققین ہیں۔ جو اصول شرع کی دوسرے جز حدیث کا صراحۃً انکار کرتے ہیں۔ میں ان کے دوسرے مزعومات کو چھوڑ کر اشاعت ہذا میں صرف ان کے انکار عذاب وثواب برزخ پر کچھ بحث کرنی چاہتا ہوں۔

برزخ انسان کے دنیا کو چھوڑنے سے قیامت کے آنے تک کے وقت کا نام برزخ ہے جس کے متعلق خود قرآن پاک اس طرح ارشاد فرماتا ہے۔ وَمِنْ وَّرَائِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ۔ اور ان کے پیچھے پردہ ہے اٹھائے جانے تک۔ جمیع اہل سنت والجماعت اس امر پر متفق ہیں کہ عذاب وثواب برزخ حق ہیں۔ مگر یہ جدید فرقہ قائل ہے کہ "عذاب وثواب برزخ کوئی چیز نہیں۔ برزخ مطلق عالم ممات کا نام ہے"۔ ان لوگوں کا برزخ کو مطلق عالم ممات کہنا کسی طرح درست نہیں۔ اگر مذکورہ بالا آیت کو ابتدا سے پڑھا جائے تو یہ سب حقیقت منکشف ہو جاتی ہے۔ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ لَعَلِّيْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا۔ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ۔ یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کو موت آتی ہے تو کہتا ہے اے میرے رب مجھے پھر (دنیا میں) واپس کر دے تاکہ جس (دنیا) کو میں چھوڑ کر آیا ہوں اس میں نیک کام کروں۔ ہرگز نہیں۔ یہ ایک وہ بات ہے جس کو وہ کہے جا رہا ہے۔ اور اس کے آگے برزخ ہے قیامت کے دن تک اگر عالم برزخ مطلق عالم ممات کا نام ہوتا اور عذاب وثواب مرتب نہ ہوتا تو مجرم کسی صورت میں دنیا میں پھر دوبارہ آنا پسند نہ کرتا مردہ کی دنیا میں واپسی کی التجا صاف دال ہے کہ برزخ مطلق عالم ممات کا نام نہیں ہے۔ اہل قرآن اپنی دلیل پیش کرتے ہوئے یہ بھی کہتے ہیں "کہ قرآن کریم عالم برزخ میں نہ زندگی بتلاتا ہے نہ شعور۔ نہ احساس۔ نہ علم۔ نہ دیکھنا نہ سننا۔ نہ کسی قسم کا زمانہ۔ اسلئے قرآن کی رو سے عالم برزخ میں عذاب یا ثواب کا خیال بھی نہیں کیا جاسکتا اس کی دلیل میں جو آیتیں پیش کرتے ہیں۔ اگر ان پر غور کیا جائے تو ان کے مدعا کو کسی طرح بھی مستلزم نہیں۔ اور ان کے قول کی تردید کے لئے مذکورہ بالا آیت کافی ہے۔ نیز زمانہ کا احساس تو سونے والے کو بھی نہیں ہوتا۔ جس کے

متعلق خود قرآن پاک اس طرح فرماتا ہے۔ قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ قَالُوا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۔ اصحاب کہف جب خواب سے بیدار ہوئے تو ایک دوسرے سے سوال کیا کہ کتنی دیر تک سوتے رہے۔ کسی نے ایک دن کسی نے اس سے کم بتلایا۔ اس کے بعد ان کے سونے کی مدت کو خود خداوند قدوس اس طرح بتلاتا ہے۔ وَلَبِثُوا فِي كَهْفِهِمْ ثَلَاثَ مِائَةٍ سِنِينَ وَازْدَادُوا تِسْعًا ۔ وہ لوگ تین سو نو سال تک سوتے رہے۔ اسی طرح دوسری جگہ حضرت عزیر علیہ السلام کے واقعہ میں فرماتا ہے کہ جب وہ سو کر بیدار ہوئے ان سے دریافت کیا گیا کہ آپ کتنی مدت تک سوتے رہے۔ انھوں نے کہا کہ ایک دن یا اس سے بھی کم۔ ارشاد خداوندی ہوا کہ تم سو سال تک سوتے رہے یہ آیتیں صراحتًا بتلاتی ہیں کہ نائم کو زمانہ کا احساس نہیں ہوتا۔ اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ اگر وہ زمانہ کو محسوس نہ کرے تو زمانہ بھی مفقود ہو جائے مخالفین کا یہ کہنا کہ قیامت اور برزخ میں فصل زمانی نہیں بالکل لغو و باطل ہے۔ عذاب وثواب کی مفقودیت اس وقت ہوتی جبکہ روح کو فنا ہوتی مگر چونکہ روح کو فنا نہیں بلکہ فانی تو جسم ہے اسلئے مرنیکے بعد عذاب وثواب کے مرتب ہونے میں کوئی استحالہ لازم نہیں آتا قرآن پاک اس کے متعلق ارشاد فرماتا ہے۔ اللّٰهُ يَتَوَفَّى الْأَنفُسَ حِينَ مَوْتِهَا وَالَّتِي لَمْ تَمُتْ فِي مَنَامِهَا فَيُمْسِكُ الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْأُخْرَى إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى ۔ خدا وفات دیتا ہے روحوں کو ان کی موت کے وقت اور جن کو موت نہیں آئی (ان کو وفات دیتا ہے) ان کے سونے کی حالت میں۔ تو روک لیتا ہے ان کو جن پر موت کا فیصلہ کر چکا اور دوسرے کو مقررہ میعاد تک چھوڑ دیتا ہے۔ آیتہ سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کا روح کو اپنے پاس روکنے کا نام موت ہے نہ روح کے فنا کا نام۔ کسی شخص کا اس مقام پر اَنفُسَ کے معنی اشخاص کے لینا کسی صورت میں درست وصحیح نہیں ہو سکتے کیونکہ نیند اور موت کی حالت میں خدا تعالیٰ اشخاص کو اپنے پاس نہیں روکتا اور چھوڑتا ہے بلکہ روحوں کو روک لیتا ہے اور روحوں کو چھوڑ دیتا ہے۔ کوئی شخص مرتا ہے تو اس کا جسم تو دنیا ہی میں رہ جاتا ہے صرف اس کی روح چلی جاتی ہے۔ فَلَوْلَا إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ ۔ وَأَنتُمْ حِينَئِذٍ تَنظُرُونَ ۔ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنكُمْ وَلَٰكِن لَّا تُبْصِرُونَ ۔ فَلَوْلَا إِن كُنتُمْ غَيْرَ مَدِينِينَ تَرْجِعُونَهَا إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۔ پس کیوں نہیں جو وقت کہ پہنچتی ہے جان حلق کو اور تم اس وقت دیکھتے ہوتے ہو اور ہم بہت نزدیک ہیں اس کی طرف سے ولیکن تم نہیں دیکھتے۔ پس کیوں نہیں اگر تم غیر مقہور ہو روح کو واپس لے آتے اگر تم سچے ہو۔ اس سے یہی معلوم ہوا کہ موت روح کے جسم سے منتقل ہونے کا نام ہے نہ فنا کا۔ اگر مخالفین تعصب کی پٹی کو آنکھوں سے دور کرکے قرآن پاک میں تدبر کرتے تو یہ خرافات نہ بکتے۔ قرآن پاک نے ثواب برزخ کو قِيلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ کہکر ثابت کر دیا اس مقدس آیت میں اول تو کسی قرآنیہ کو لب کشائی وتوجیہ کی ضرورت نہیں اگر کچھ کہیں گے تو یہی کہ یہ شہید کا واقعہ ہے اور اس کے ثواب کو ہم بھی مانتے ہیں۔ ہم اس پر ان سے دلیل طلب کرینگے۔ وہ حدیث کا حوالہ دینگے۔ اس صورت میں ہمارا مقصد ثابت ہو گا۔ کیونکہ جس طرح وہ اس حدیث کو مانیں گے اسی طرح ان کو وہ احادیث بھی ماننی ہونگی جو عذاب وثواب قبر کے متعلق بوضاحت مروی ہیں۔ دوسرے اگر اہل قرآن شہید کا واقعہ کہکر اپنا پیچھا چھڑانا چاہیں تو ان کی سرکوبی کیلئے ہمارے پاس اور آیتیں بھی ہیں جہاں شہید کا مطلق ذکر ہی نہیں اور نہ کوئی شخص کسی صورت میں وہاں شہید مراد لے سکتا ہے

حضرت نوح و لوط علیہما السلام کی کافرہ بیویوں کے متعلق ارشاد ہوتا ہے قِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ۝ جو الفاظ پہلی آیت میں ہیں وہی اس آیت میں ہیں پس معلوم ہوا کہ آیت کے اطلاق سے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ شہید کے ساتھ برزخ کا تعلق ہی نہیں وہ مرنے کے بعد فوراً ہی خدا تک پہنچکر ثواب حاصل کرتے ہیں۔ کیونکہ مرنے کے بعد ہی عذاب کا ذکر بھی موجود ہے جیسا کہ ان دونوں عورتوں کو جہنم میں داخل ہونے کا حکم ہوا۔ لہٰذا ظاہر ہے کہ یہ ثواب و عذاب عالم برزخ سے متعلق ہیں۔ نیز فرمایا۔ وَلَوْ تَرٰى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ ۝ اور کاش تو دیکھے جب ظالم موت کی بیہوشیوں میں ہوں اور فرشتے اپنے ہاتھ پھیلائے ہوں کہ نکالو اپنی جانیں۔ آج تم کو ذلت کے عذاب کی سزا دی جائیگی۔ وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝ اور کاش تو دیکھے جب فرشتے کافروں کو وفات دیتے ہیں ان کے چہروں اور پیٹھوں پر مارتے ہیں اور (کہتے ہیں) چکھو دوزخ کا عذاب۔ مذکورہ بالا آیتوں سے عذاب برزخ کا ثبوت ہوگیا۔ مخالفین کا دعوی یہ تھا کہ عذاب و ثواب برزخ کا ثبوت قرآن شریف سے نہیں سوائے شہید کے کیونکہ وہ زندہ ہیں۔ اب ان کو چاہئے کہ دل سے مذکورہ بالا آیتوں کے معنی و مطلب پر غور کریں اور اپنے پچھلے گناہوں اور بےادبیوں کی خدائے رحیم سے معافی چاہیں ورنہ وہ سمجھ لیں کہ ان کا مسلمان ہونا بھی صحیح طور سے ثابت نہیں کیونکہ اس صورت میں ان کا ایمان کتاب اللہ کی ان آیتوں پر نہ ہوگا جن میں فرمایا گیا ہے کہ ہمارا نبی اپنی طرف سے کچھ بھی نہیں کہتا بلکہ وہ جو کچھ بھی کہتے ہیں سب وحی خداوندی ہوتی ہے۔ خدا اور اس کے رسول کی اتباع کرو۔ حدیث کو نہ ماننے کی صورت میں عدم اتباع رسول لازم آئیگی جو شان مسلم سے بعید ہے اور خدا کے رسول میں تمہارے لئے اچھی اقتدا ہے۔ اور وہ اقتدا حدیث کو مانے بغیر نہیں حاصل ہو سکتی۔ چنانچہ اگر حدیث کو اعتقادی نظر سے دیکھا جائے تو برزخ کی ایسی تفصیلات وہاں موجود ہیں کہ کسی شبہ کی گنجائش نہیں لیکن اس کے باوجود خود قرآن سے ثابت ہوگیا کہ اہل قرآن کا یہ دعویٰ کرنا کہ برزخ کے عذاب و ثواب کا ثبوت قرآن سے نہیں سراسر بیہودہ گوئی ہے۔ قرآن نے بغیر کسی خفا کے عذاب و ثواب برزخ کا اثبات کیا ہے جسکی تفصیل کماحقہ احادیث میں موجود ہے۔ ہر شخص پر جو خدا اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہے واجب ہے کہ عذاب و ثواب قبر پر بھی ایمان رکھے۔ وما توفیقی الا باللہ

قطعہ

(از مولوی محمد ایوب ناظم الہ آبادی متعلم دار الحدیث رحمانیہ)

خدارا اللہ ذرا اپنا تنزل دیکھ اے مسلم!
زمانہ ہنس رہا ہے دیکھکر اب تیری ذلت کو

مسلماں ہوکے یوں مدہوشئ غفلت نہیں زیبا
سنبھل اور پھر عیاں کردے گذشتہ شان و شوکت کو

یقیناً پھر پہنچ سکتا ہے تو بام ترقی پر
مگر پہلے ذرا دکھلا جہاں میں سعی و محنت کو

ہزیمت ہو نہیں سکتی کبھی میدان رفعت میں
اگر مدنظر رکھے تو پیغمبر کی سیرت کو

ہمارے سول سے اب ہردم نکلتی ہے دعا ناظم
الٰہی متحد کردے مسلمانوں کی قوت کو